بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے اور پوری امت مسلمہ معمول کی مصروفیات سے ہٹ کر غیر معمولی طور پر اس ماہِ مبارک کی عبادات ومعمولات میں مصروف ہو چکی ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالی کی رحمتوں کی برسات کا مہینہ ہے اور اس میں رب کریم اپنی مخلوق کی خطاؤں سے صرفِ نظر فرماتا، سابقہ خطائیں معاف فرماتا اور جھولیاں بھر بھر کر مغفرت کی خیرات عطا فرماتا ہے۔ اس کے فرشتے ندا کرتے پھرتے ہیں، **ھل من مستغفر اغفرلہ، ھل من مسترزق فارزقہ، ھل من مبتلی فاعافیہ**...... ....الخ۔ (ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق کا طلب کرنے والا کہ اسے رزق دوں، ہے کوئی مصیبت کا مارا کہ اسے اس سے نجات دوں؟......وغیرہ۔

امت مسلمہ اس وقت مجموعی طور پر بخشش کی طلب گار بننے کے لائق ہے کہ اس کے اعمال سے معاملات دگرگوں ہو رہے ہیں اور دیگر اقوام وملل ہم پر حاوی ہو رہی ہیں۔ یہود ہم پر ہمیں میں سے بعض کو چڑھائی کرنے کی دعوت دے رہے ہیں اور ہمارے ہی لوگ اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئی کسی نئی عالمی جنگ چھیڑنے کے لئے بالکل تیار کھڑے ہیں۔ معروضی حالات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بس طبل جنگ بجا ہی چاہتا ہے۔

ورلڈ آرڈر کے آخری آخری اقدامات پر ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے، اور اپنی مرضی کا بیانیہ حاصل کرنے کے لئے علماء پر دباؤ بڑھا دیا گیا ہے، ہم سے ایسے معاہدوں پر دستخط کروائے جا رہے ہیں جن سے ہماری ہی جڑ کاٹنا مقصود ہے...... ہمارا کلچر تباہ ہو چکا، نوجوان بے راہروی، اور دین سے بغاوت کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔ عورت کا جن ہر مسلم ملک میں بوتل سے باہر ہے، اور وہ فروغِ فسق وفجور میں مسحور ہے اور سمجھ رہی ہے کہ میں ترقی کر کے آزاد ہو چکی ہوں......

راقم کو گزشتہ چھ ماہ میں چار ملکوں کا سفر کرنے کی ضرورت پیش آئی، فروری میں براستہ استانبول ماریشس جانے کا اتفاق ہوا، ترقی یافتہ استانبول جہاں اسلام کی کھوئی ہوئی اقدار کو واپس

لانے کے لئے کوشاں ہے وہیں وہ مغربی استعمار کا ہدفِ اول بھی ہے اور مغربی معاشرہ نے اس پر جو برے اثرات مرتب کئے ہیں وہ ان سے نجات کی راہ کی تلاش میں تو ہے مگر راہ سجھائی نہیں دے رہی کہ ابنائے وطن بری طرح مغربی تہذیب کی غلیظ دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں……

ترکی کے نوجوانوں کو اس دلدل سے نکالنے کے لئے بہت سی ترک تنظیمیں اور ادارے کام کررہے ہیں انہی میں سے ایک اسکولوں اور مدارس کے لئے نیا نصاب مرتب کرنے کی ذمہ داریاں ادا کررہا ہے، اس ادارے نے ایک موزوں نصاب کی ترتیب کے سلسلہ میں مشاورت و معاونت کے لئے رابطہ کیا اور ہماری میٹنگ استانبول میں ہوئی۔ اس ادارے میں کام کرنے والے ہمارے یہ ترک بھائی نوجوان نسل کی تباہی کے حوالہ سے اس قدر پریشان تھے کہ وہ کہتے تھے کہ مساجد میں نظر آنے والے نوجوان بھی اپنے گھروں کو فحاشی وعریانی کی مصیبت سے نہیں بچا سکے، نماز پڑھتے نظر آنے والے بوڑھے لوگ جو سرتا پاؤں دوہرے لباسوں میں ملبوس ہیں ان کی بچیاں بازاروں میں لباس سے عاری گھومتی پھرتی ہیں جن پر ان کا ذرا بھی کنٹرول نہیں۔

ترکی میں خانقاہیں بھی ہیں اور مزارات بھی اور مزارات پر عورتوں کی کثرت روتی اور دعائیں مانگتی نظر آتی ہے مگر مساجد و مزارات کے باہر عام پبلک مقامات پر ابلیس کی حکمرانی ہے۔ اور شرمناک مناظر سے نگاہیں بچانا انتہائی دشوار ہے……

ماریشس ایک جزیرہ ہے اور بہت ہی خوبصورت جزیرہ، فروری میں راقم کو ماریشس جانے کا اتفاق ہوا، یہاں مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے مسلمان اگر ۳۰/۳۵ فی صد ہیں تو ہندو ۶۰ فیصد، مسلمانوں کی اکثریت وہ ہے جنہیں علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی یا قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی مجدد صدیقی، نے تبلیغ ودعوت کے ذریعہ اسلام سے جوڑا اور انہیں عشق رسالتمآب ﷺ سے آشنا کیا۔ آج بھی لوگ ان کا نام عقیدت سے لیتے ہیں اور انہیں بہت یاد کرتے ہیں مگر انہی کی نوجوان نسل مساجد سے دور ہے، وہ اگر کبھی آتی بھی ہے تو محافل نعت کی حد تک جہاں انہیں صرف سننا ہوتا ہے اور کرنا کچھ بھی نہیں پڑتا۔ ہر چند کہ وہاں کے مفتی اعظم اور دیگر علماء اپنی پوری کوشش میں ہیں اور ان کی کوششوں کے نتیجہ میں چند تہجد گزار بھی پیدا ہوگئے ہیں مگر مجموعی طور پر ابتری ہے اور والدین اس صورتحال سے پریشان دکھائی دیتے ہیں۔

مئی میں مغرب (موراکو) کا سفر درپیش ہوا اور مغرب کے مشہور شہر مراکش اور دیگر شہروں

کی سیر وسیاحت کا موقع ملا، مغرب جسے ہم بچپن سے مراکش کے نام سے جانتے ہیں، اب موراکو ہے اور مراکش اس کا ایک قدیم شہر ہے۔ موراکو یا مغرب میں بادشاہت ہے اور عوام میں استعماری کلچر کے اثرات نمایاں ہیں۔ یہاں بھی مزارات ومساجد بکثرت ہیں، ہر گلی کوچہ میں کوئی نہ کوئی زاویہ، تکیہ یا خانقاہ ہے اور ذکر وفکر کی محافل تسلسل سے جاری ہیں یہ درود وسلام والے سینیوں کا ملک ہے اور اس کی ایک طویل تاریخ ہے، مراکش میں حضرت امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب دلائل الخیرات، حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ، امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ کے مزارات ہیں، مراکو کے دیگر شہروں میں بھی بے شمار اولیاء وصوفیاء کی یادگاریں ہیں، اور مزارات پر آنے والے لوگ بھی کافی ہیں مگر کوچہ وبازار کی حالت کسی مغربی ملک (ویسٹرن کنٹری) سے کم نہیں، فسق وفجور عام ہے، لباس عریانیت کا اعلیٰ معیار پیش کرتے ہیں اور قدیم مغربی (مراکشی) طرز کا لباس تقریباً ناپید ہے شہروں کی تو یہی کیفیت ہے البتہ دیہاتوں میں عربی لباس میں لوگ ملبوس نظر آتے ہیں، شہری باشندے شدید قسم کی بے حیائی فحاشی اور عریانی میں غرق ہیں۔ اور یہ سب عورت کی آزادی کا شاخسانہ ہے، چنانچہ اب ہر مغربی (مراکشی) لڑکی کی خواہش ہے کہ کسی غیر ملکی سے اس کا تعلق بن جائے اور وہ بیرون ملک چلی جائے۔ پاکستانیوں کو اس میں اولیت حاصل ہے بشرطیکہ وہ رہتے کسی یوروپین ملک میں ہوں۔ ہماری ایسے کئی پاکستانیوں سے ملاقات ہوئی جو لندن میں مقیم اور ان کا سسرال مغرب میں ہے۔

سر عام غیر شرعی حرکات میں مبتلا نوجوان نسل خود کو دنیا کا ترقی یافتہ انسان خیال کرتی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ جہاز میں سوار چند سعودی مہمانوں کو دیکھا جو نوجوان تھے اور مغرب (مراکش) جا رہے تھے، اور آپس میں برملا وہاں کے تعیش کی باتیں کرتے جا رہے تھے، کھانے کی ٹرالی آئی تو انہوں نے پینے کو شراب طلب کی جو پیش کردی گئی۔ قیاس کن سے گلستان من بہار مرا، وہ مراکش کیوں آئے تھے اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے، مگر جہاز ہی میں ایک مغربی (مراکشی) ان کی سیٹ کے قریب آیا اور ان سے بات چیت کرنے لگا، یہاں تک کہ اس نے ان کو کھلی پیش کش کردی کہ میرے مہمان بنو میں سیاحوں کو سروسز مہیا کرتا ہوں، تمہیں بہترین ہوٹل، گاڑی اور وہ دیگر ضروری آسائشیں مہیا کی جائیں گی جن کی خاطر آپ نے یہ سفر (سفرِ معصیت) کیا۔

سال گزشتہ دسمبر میں بحرین جانے کا اتفاق ہوا، وہاں کی بازاری کیفیات دیکھ کر محسوس ہوا گویا کسی ایسے ملک میں آ گئے ہوں جو جنسی کاروبار کی منڈی ہو، اس خدشہ کی تصدیق ہمارے

☆مامضی فات وما ذهب مات فلا تفكر فيما مضى فقد ذهب وانقضى.☆

میزبانوں نے کردی کہ یہاں ہر ہفتے (ویک اینڈ پر) سعودی عرب سے لوگ عیاشی کرنے آتے ہیں سعودی بادشاہ نے جو پل سعودی عرب اور بحرین کے مابین سمندر پر تعمیر کر کے دیا ہے اس نے سعودی نوجوانوں کے لئے یہاں کا سفر آسان اور تعیش ممکن بنادیا ہے۔

یہ تو تھا، مشتے نمونہ ازخروارے، امت مسلمہ کا حال اب پوری دنیا میں اس سے مختلف نہیں الا ماشاء اللہ ۔تو ایسی صورت میں اس ماہ مبارک میں اس صورت حال پر استغفار کرنے ، اور اس کی تبدیلی کے لئے اللہ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے ۔پاکستان میں بھی اب نوجوان نسل بالخصوص نوجوان بچیاں ہاتھوں سے نکل رہی ہیں اور موبائل فون نے انہیں دین سے بے زاری اور دینی پابندیوں سے آزادی کے تمام راستے سکھا دئے ہیں۔

اگر کوئی اس عذاب سے امت مسلمہ کو بچانے کا خواہش مند ہے تو ماہ صیام اس کے لئے بڑا ہی مناسب موقع ہے محراب ومنبر سے روایتی جوشیلی تقاریر کی بجائے اصلاحی اور تعمیری گفتگو بہت کچھ کرسکتی ہے ۔رمضان المبارک میں لوگوں کا رجحان مساجد کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور ان میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے رہیں نوجوان لڑکیاں تو ان کی تربیت واصلاح کے مواقع ہمارے ہیں بہت ہی کم ہیں حالانکہ مصدرفساد ادھر زیادہ ہے، کہ حضورﷺ نے اس جنس کو حبالۃ الشیطان قراردیا ہے، کسی طرح ان کی بھی اصلاح کی صورت دروس قرآن یا کسی اور انداز میں علماء کو پیدا کرنی چاہیئے۔

رمضان المبارک میں رکھے جانے والے روزے اور ادا کی جانے والی تراویح عبادت ہے مگر ہماری ظاہری و باطنی صورت حال سے لگتا ہے جیسے یہ محض ایک معمول ہے اس کے اثرات عملی زندگی میں نمایاں نظرنہیں آتے ، علماء وخطباء حضرات، خانقاہی نظام کے متوارث مشائخ کرام سے التماس ہے کہ معاشرہ کی بگڑتی ہوئی صورت کو سنبھالنے کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کریں آپ ملک کے معاشرتی احوال سے ناواقف ہرگزنہیں صرف توجہ دلانا مقصود ہے……

مجلّہ فقہ اسلامی کی سترھویں (۱۷) جلد تیار ہے۔

خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں……

قیمت ۶۰۰ روپے (علاوہ ڈاکخرچ)